

رسائل وسائل

نماز میں سُستی اور ترک صلوٰۃ

سوال: دارالافتخار سعودی عرب کی شائع کردہ فتاویٰ میں شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز اور دیگر علماء نے ترک صلوٰۃ کرنے والے کو کافر قرار دیا ہے۔ میرے شوہر ڈاکٹر ہیں اور مولانا مودودیؒ کی کتابیں پڑھ کر ان سے بہت متاثر ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ دین میں سختی نہیں ہے۔ میں نے مولانا مودودی کی کتابیں گھرے غور و خوض سے پڑھی ہیں، ان میں تو تارک نماز یا سُستی ولاپرواٰی سے نماز ادا کرنے والے کو کفر کا مرکب نہیں کہا گیا ہے۔ گویا سُستی ولاپرواٰی سے نماز چھوڑ دینا کوئی گناہ نہیں۔ ایسے حضرات سُستی ولاپرواٰی کی وجہ سے دفتر جانا اور دیگر اہم کام نہیں چھوڑتے، دین ہی میں آسانیاں کیوں ڈھونڈتے ہیں؟ کیا فرض نماز سُستی یا غفلت سے قضا ہو جانا نفاق نہیں ہے؟

میں نے اپنے شوہر کو شاذ ہی قرآن پڑھتے پایا ہے، جب کہ اخبارات ولٹریپر کا گھنٹوں مطالعہ کرتے ہیں۔ کیا جو شخص گھنٹوں اخبارات ولٹریپر پڑھ سکتا ہے، اسے قرآن کی تلاوت اور فہم و تدبر کی ضرورت نہیں، وہ صرف نماز ہی سے پورا ہو جاتا ہے؟

جواب: آپ کا سوال غیر معمولی تشویش کا باعث ہے کیونکہ تحریک اسلامی کا اصل سرمایہ اس کے کارکن ہی ہیں جو اسلامی نظام کو اللہ کی زمین پر نافذ کرنے کے عزم کے ساتھ تحریک سے وابستہ ہوتے ہیں۔ اگر وہ فرائض کی ادائیگی میں تسائل اور عدم توجہ برتنی تو کس بنیاد پر نظام کی تبدیلی عمل میں آئے گی۔ یہاں لیے بھی تشویش کا باعث ہے کہ اگر ایک شخص مولانا مودودی کی تحریرات کو پڑھتا ہے اور اس کے باوجود نماز کو اس کا اصل مقام نہیں دیتا تو یا تو اس نے تحریر کو سمجھا نہیں، یا اس کا

نفس حیلے تراث رہا ہے۔ یہ بات اپنی جگہ ایک حقیقت ہے کہ مولانا مودودیؒ نے نماز کی اہمیت کو پوری طرح اچاگر کرنے کے لیے اسلامی عبادات پر تحقیقی نظر و دیگر کتب لکھی ہیں اور ان کی کتب کا مطالعہ کرنے والے اور تحریک اسلامی سے وابستہ افراد نماز کی اہمیت کو پوری طرح سمجھتے ہیں، اور نہ صرف اس کی ادائیگی کا باقاعدہ اہتمام کرتے ہیں بلکہ اقامتوں صلوٰۃ کے لیے بھی سرگرم عمل ہیں۔ نماز میں کوتاہی پر تحریکی نظم کے تحت پرش بھی کی جاتی ہے۔ اجتماعی احساب کا ایک مقصود نماز کو وقت پر اور جماعت کے ساتھ ادا کرنے پر انہارنا ہے تاکہ للہیت پیدا ہو۔ یہ نظامِ تربیت کا ایک لازمی حصہ ہے۔

اصلاح حال کے لیے جہاں انفرادی مشورہ اہم ہے، وہیں اجتماعی احساب بھی ضروری ہے۔ یہ بات صحیح ہے کہ الدین یُسْرٰیکِنَ یُسْرٰ (آسمانی) کا یہ مطلب قطعاً نہیں کہ فرائض کو نظر انداز کر دیا جائے یا قرآن کریم کے واضح حکم، یعنی نماز کو مقرہ و قوت پر فرض کر دیے جانے کو پس پشت ڈال کر کوئی سہولت پسند دین ایجاد کر لیا جائے۔ فرض نماز کا سُستی اور لا پرواہی سے قضا ہوتا لازمی طور پر فرض ہے۔

اگر غور کیا جائے تو تحریک اسلامی کے کارکن بننے کے لیے پہلی شرط مخصوص نماز کا پڑھ لینا نہیں ہے، بلکہ اس کی اقامتوں، یعنی نمازوں کو قائم کرنا ہے۔ سورہ بقرہ کے آغاز ہی میں اہل ایمان کی پیچان، تعریف اور خصوصیت یہی بتائی گئی ہے کہ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيَقِنُّونَ الصَّلَاةَ (البقرہ ۳:۲)، یعنی وہ غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نمازوں کو قائم کرتے ہیں۔ یہی مضمون اسی شدت کے ساتھ دیگر مقامات پر بھی آیا۔ قرآن کریم کے ان واضح، متعین اور بر او راست ارشادات کا عکس خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث صحیحہ میں بھی نظر آتا ہے، چنانچہ آپ نے فرمایا کہ: ”بندے اور کفر کے درمیان ترکِ صلوٰۃ واسطہ ہے“، (مسلم)۔ لہذا اذان سننے کے بعد جو لوگ گھر اور دیگر مشغولیتوں کو چھوڑ کر اپنی بندگی کے انہمار کے لیے مسجد کی طرف نہیں جاتے، ان کے بارے میں رحمۃ للعلیمین نے جو سراپا رحمت ہی رحمت، عفو و درگزر، حلم و محبت تھے فرماتے ہیں کہ ”جو لوگ اذان کی آواز سن کر گھروں سے نہیں نکلتے، مرادل چاہتا ہے کہ جا کر ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔

(ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

جہاں تک سوال معروف شیخ الباز کے فتوے کا ہے، قرآن و حدیث کے واضح بیان کے بعد اس کی ضرورت نہیں رہتی۔ البتہ فتوے میں سائل نے جو اصل بات پوچھی تھی، وہ صلوٰۃ کا انکار یا فرضیت یا رکن تسلیم کرنا نہیں تھا جس پر فتوے میں زیادہ زور دیا گیا ہے۔ اگر ایک شخص سے اپنی مقدور بھر کو شش کرنے کے باوجود نماز قضا ہو جاتی ہے تو وہ تارک صلوٰۃ یا مکر صلوٰۃ کی تعریف میں نہیں آئے گا۔ ہاں، ایک شخص صلوٰۃ کے علاوہ ہر کام کو اہمیت دے اور اذان سن کر لش سے مس نہ ہو اور اگر اٹھے بھی تو کسماتا ہوا، کامل، بے دلی اور مجبوری کے طور پر اقامت صلوٰۃ کی جگہ صرف نماز پڑھ لے تو اس طرزِ عمل کو قرآن کریم نے فتن و نفاق سے تعبیر کیا ہے۔

وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُسْتالٍ لَا يُرَاةُ فِنَ النَّاسِ وَ لَا يَذُكُرُونَ
اللَّهُ إِلَّا قَلِيلًا ۝ (النساء: ۱۳۲: ۳) جب یہ نماز کے لیے اٹھتے ہیں تو کسماتے ہوئے شخص لوگوں کو دکھانے کی خاطر اٹھتے ہیں اور خدا کو کم ہی یاد کرتے ہیں۔
الَّذِينَ هُمْ عَنِ الصَّلَاةِ سَاهُونَ ۝ الَّذِينَ هُمْ يُرَاةُ فِنَ ۝ (الماعون: ۵) پھر تباہی ہے اُن نمازوں پڑھنے والوں کے لیے جو اپنی نماز سے غفلت برنتے ہیں جو ریا کاری کرتے ہیں۔

لہذا فرض نماز میں سُستی اور غفلت انسان میں نفاق پیدا کرتی ہے اور شعوری طور پر ترک، ایمان سے خارج کر دیتا ہے۔ لیکن کسی عذر یا مجبوری کے سبب نماز قضا ہو جائے تو اسے جلد از جلد ادا کرنا ضروری ہے۔

آپ نے ان کے قرآن کا مطالعہ کرنے کا ذکر بھی کیا ہے اور یہ لکھا ہے کہ اخبارات و رسائل کے لیے ان کے پاس وافر وقت ہوتا ہے، جب کہ وہ کبھی قرآن کا مطالعہ نہیں کرتے۔ قرآن سے قلی تعلق ہی ایمان کو تازہ رکھتا ہے اور نماز میں اس کی تلاوت خشیت پیدا کرتی ہے۔ قرآن کریم کا حق ہر اہل ایمان پر یہ ہے کہ کم از کم اس کی چند آیات کو روزانہ بغور پڑھ کر سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کی جائے۔ جدید لکھنالوچی نے اس حوالے سے بہت آسانیاں پیدا کر دی ہیں اور اب کسی ڈی پر مکمل قرآن کریم کا متن مع ترجمہ تقریباً ہر پاکستانی شہر میں دستیاب ہے۔ کوشش کیجیے کہ اگر وہ پڑھنے میں سُستی کرتے ہیں تو آپ کی ڈی کی مدد سے خود کو بھی اور اپنے شوہر کو بھی روزانہ